20

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثاً في أركان الإيمان

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شيئًا فبلَّغهُ كما سَمِعَهُ

اربعینِ ارکانِ ایمان

تالیف

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

ترتیب، تخریج و اضافہ

حافظ حامد محمود الخضری

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم:
نَضَّرَ اللهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

20
سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حديثا
فی ارکان الایمان

اربعینِ ارکانِ ایمان

تالیف:
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: اربعینِ ارکانِ ایمان

تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لانے کا بیان

فرشتوں پر ایمان لانے کا بیان

اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے کا بیان

اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لانے کا بیان

قیامت کے دن پر ایمان لانے کا بیان

تقدیر پر ایمان لانے کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔'' [الجمعة : 2]

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم وکاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ

خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھٰی . ❶

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . .﴾ . . الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' ❷

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسانِ عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ . . . الآية﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

---

❶ فتح القدير :488/1.

❷ صحيح بخاری ، كتاب التفسير ، رقم :4612.

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ [النجم : 3-4]

”اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔“

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ﴾ [النساء : 113]

”اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔“

صاحب ”فتح البیان“ لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

”عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ“

”رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔“

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ“ [1]

[1] معرفة علوم الحديث، ص: 63.

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ . . .))[1]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ . . .))

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینیؒ فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ ."[2]

---

[1] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث :2668، عن زيد بن ثابت .

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 27 .

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ . " [1]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہو دِمخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا .)) [2]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: 31.

[2] العلل المتناهية: 111/1۔ المقاصد الحسنة: 411.

خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں "فِـيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں "وَكُـنْـتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا" کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں "قِيْـلَ لَـهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ" کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں "كُتِـبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں۔ لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔ [1]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر "اَلْأَرْبَـعُـوْنَ ، اَلْأَرْبَـعِيْـنَـاتُ" کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔

الأربـعـون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَـعِيْـنَ فِيْ إِرْشَـادِ السَّـائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَـعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: 411۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص: 28۔46۔ شعب الإيمان للبيهقي: 271/2، برقم: 1727.

911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِي قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِيْنَات جمع کی ہیں۔ "أَرْبَعُوْنَ حديثًا في أركان الإيمان" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وكتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . اَمَّا بَعْدُ:

بَابُ الْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لانے کا بیان

فصل 1 اللہ کے وجود پر ایمان لانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾

(القصص: 30)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس جب موسیٰ علیہ السلام پہنچے تو انہیں ایک درخت سے جو میدان کے داہنی جانب زمین کے ایک مبارک قطعہ میں تھا یہ آواز آئی کہ اے موسیٰ یقیناً میں ہی اللہ رب العالمین ہوں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝﴾ (طٰهٰ: 14)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، پس میری عبادت کرو اور نماز میرے ذکر کے لیے قائم کرو۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۣ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ

وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾ (الاعراف: 54)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا پھر عرش پر متمکن ہوا، وہ رات کو دن پر ڈھانپ دیتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑی چلی آتی ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم سے مسخر ہیں آگاہ رہو، اسی کے لیے تخلیق وفرماں روائی کا حق ہے، بابرکت ہے اللہ کی ذات جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔''

حدیث :1

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ أَعْرَابِيًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ ، فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَا ، فَثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ، فَلَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرِ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ ، وَفِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ ذَالِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ غَيْرُهُ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، هَدَمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ ، فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا .)) [1]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی جمعہ کے دن جب رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے، آیا اور عرض کرنے لگا، اے اللہ کے رسول! بارش نہ ہونے کی وجہ سے مال ہلاک ہوگیا، عیال بھوکے ہیں، آپ اللہ سے دعا

[1] صحیح البخاری، کتاب الاستسقاء، باب من تمطر فی المطر حتی یتحادر علی لحیته، رقم: 1033۔ صحیح مسلم، کتاب الاستسقاء، باب الدعاء فی الإستسقاء، رقم: 2078.

کریں، آپ نے ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگی، پس بادل پہاڑوں کی طرح اُمڈ کر آنے لگے، ابھی آپ اپنے منبر سے بھی نہیں اترے تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش آپ کی ڈاڑھی مبارک پر بہہ رہی ہے، دوسرے جمعہ پھر وہی دیہاتی یا کوئی اور کھڑا ہوا، پس اُس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! (بارش کی کثرت کے بناء پر) عمارتیں گر گئیں ہیں اور مال غرق ہوگیا، پس اللہ سے ہمارے لیے دعا کریں۔ پس آپ نے ہاتھ اُٹھا لیے، اور کہا اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔''

فصل 2 اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان لانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ﴾

(الرعد: 16)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے کون ہے پروردگار آسمانوں اور زمین کا، کہہ دیں اللہ، آپ کہیں کیا تم اللہ کے علاوہ مددگار بناتے ہو جو اپنے لیے بھی نفع ونقصان کے مالک نہیں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۙ﴾ (الاعراف: 172)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب آپ کے رب نے بنی آدم کی پشت سے ان کی تمام اولاد کو نکالا اور ان کو خود انہی پر گواہ بنایا اور پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، ہم اس پر گواہ ہیں (اقرار اس لیے لیا) کہ تم قیامت کے دن کہہ دو کہ ہم اس بات سے بالکل بے خبر تھے۔''

حدیث :2

((وَ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ ، فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ﴾ قَالَ : جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا ، ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ ، فَتَكَلَّمُوْا ثُمَّ اَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ ، ﴿وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ﴾ قَالُوْا: بَلٰی . قَالَ : فَاِنِّیْ اُشْهِدُ عَلَيْكُمْ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ ، وَ اُشْهِدُ عَلَيْكُمْ اَبَاكُمْ آدَمَ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا ، اِعْلَمُوْا اَنَّهُ لَآ اِلٰهَ غَيْرِیْ ، وَلَا رَبَّ غَيْرِیْ ، وَلَا تُشْرِكُوْا بِیْ شَيْئًا ، اِنِّیْ سَاُرْسِلُ اِلَيْكُمْ رُسُلِیْ يُذَكِّرُوْنَكُمْ عَهْدِیْ وَ مِيْثَاقِیْ ، وَ اُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِیْ . قَالُوْا: شَهِدْنَا بِاَنَّكَ رَبُّنَا وَ اِلٰهُنَا . لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ ، وَلَآ اِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ . فَاَقَرُّوْا بِذٰلِكَ ، وَ رُفِعَ عَلَيْهِمْ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ ، فَرَاٰى الْغَنِیَّ وَالْفَقِيْرَ ، وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَ دُوْنَ ذٰلِكَ . فَقَالَ : رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ! قَالَ : اِنِّیْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْكَرَ . وَرَاَى الْاَنْبِيَآءَ فِيْهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّوْرُ ، خُصُّوْا بِمِيْثَاقٍ آخَرَ فِی الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ ، وَ هُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی ﴿ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ﴾ اِلٰی قَوْلِهِ: ﴿عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ص﴾ كَانَ فِیْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ ، فَاَرْسَلَهُ اِلٰی مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحُدِّثَ عَنْ اُبَیٍّ : اَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيْهَا .)) [1]

”اور سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل کے فرمان ”اور جب تیرے پروردگار

[1] مسند أحمد: 135/5۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ”صحیح الاسناد“ کہا ہے۔

نے بنی آدم سے یعنی ان کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا' کی تفسیر بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو (نکالنے کے بعد) جمع کیا اور ان کو مذکر و مؤنث بنایا، ان کو مختلف اقسام میں کیا پھر انہیں شکل عطا کی اور انہیں بلوایا۔ انہوں نے (اللہ کی مشیت کے مطابق) بات کی۔ بعد ازاں ان سے عہد و میثاق لیا اور انہیں ان کی ذات پر گواہ بنایا کہ ''کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟'' انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے گواہی دی (پھر) اللہ نے فرمایا: میں تم پر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو گواہ بناتا ہوں نیز تم پر تمہارے باپ آدم کو گواہ بناتا ہوں کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہمیں تو اس کا علم نہ تھا یقین کرو کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور نہ میرے علاوہ کوئی پروردگار ہے، میرے ساتھ تمہیں کسی کو شریک نہیں کرنا ہوگا یقیناً میں تمہاری جانب اپنے پیغمبروں کو بھیجتا رہوں گا جو تمہیں میرے ساتھ (کیا ہوا) عہد و پیمان یاد دلاتے رہیں گے اور تم پر اپنی کتابوں کو نازل کروں گا۔ انہوں نے کہا، ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو ہمارا پروردگار اور معبود ہے، تیرے سوا ہمارا کوئی پروردگار نہیں ہے اور تیرے علاوہ ہمارا کوئی معبود نہیں ہے چنانچہ انہوں نے ان باتوں کا اقرار کیا اور آدم علیہ السلام اونچا کر کے سب کو دکھائے گئے، آدم علیہ السلام ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا (ان میں) مالدار اور فقیر ہیں نیز خوبصورت اور بدصورت ہیں۔ آدم علیہ السلام نے استفسار کیا، اے میرے پروردگار! تو نے اپنے بندوں کو مساوی کیوں نہیں کیا۔ اللہ نے جواب دیا، میں نے چاہا کہ میرا شکریہ ادا کیا جائے۔ نیز آدم علیہ السلام نے ان انبیاء علیہم السلام کو دیکھا کہ وہ روشن قندیلیں ہیں، ان کی روشنی نمایاں ہے ان سے خصوصی عہد و میثاق لیا گیا جس کا تعلق رسالت و نبوت کے ساتھ تھا۔ اس کی وضاحت اللہ کے اس ارشاد میں ہے کہ ''جب ہم نے انبیاء علیہم السلام سے عہد و پیمان

لیا'' سے اللہ کے قول ''عیسیٰ بن مریم'' تک پڑھا یعنی عیسیٰ علیہ السلام بھی ان ارواح میں تھے کہ ان کی روح کو مریم علیہا السلام کی جانب بھیجا پس بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی روح مریم علیہا السلام کے منہ سے (رحم میں) داخل کی گئی۔''

فصل 3 اللہ تعالیٰ کی الوہیت پر ایمان لانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ؕ﴾ (آل عمران: 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''خود اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کی شان یہ ہے کہ انصاف کے ساتھ انتظام کرنے والا ہے اور فرشتوں اور اہل علم نے بھی اس کی گواہی دی۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زبردست، حکمت والا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ فَنَادٰى فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۚ﴾ (الانبیاء: 87)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس اس نے پکارا اندھیریوں میں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، پاک ہے تو، بے شک میں ہی قصوروار ہوں۔''

حدیث 3:

((وَ عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: دَعْوَةُ ذِی النُّوْنِ اِذَا دَعَا رَبَّهٗ وَ هُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ ﴿ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴾ لَمْ یَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ [اللّٰهُ] لَهٗ)) [1]

---

[1] سنن الترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 3505۔ مسند احمد: 170/1۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یونس علیہ السلام کی دعا جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی اور وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے (جس کا ترجمہ ہے) ''تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو پاک ہے جب کہ میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔'' جو مسلمان بھی ان کلمات کے ساتھ دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔''

فصل 4 اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات پر ایمان لانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآىِٕهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۸۰ ﴾ (الاعراف:180)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کے لیے اچھے اچھے نام ہیں، پس اس کو انہی سے پکارو، اور چھوڑ دو ان کو جو کج روی کرتے ہیں اللہ کے ناموں میں۔ عنقریب انہیں بدلہ دیا جائے گا اس کا جو وہ کرتے ہیں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ ﴾ (الاسراء : 110)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان، جس سے بھی پکارو اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔''

حدیث :4

((وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، الرَّحْمٰنُ، الرَّحِيْمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوْسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِيْزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ،

الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْقَهَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِيْمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، السَّمِيْعُ، الْبَصِيْرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِيْفُ، الْخَبِيْرُ، الْحَلِيْمُ، الْعَظِيْمُ، الْغَفُوْرُ، الشَّكُوْرُ، الْعَلِيُّ، الْكَبِيْرُ، الْحَفِيْظُ، الْمُقِيْتُ، الْحَسِيْبُ، الْجَلِيْلُ، الْكَرِيْمُ، الرَّقِيْبُ، الْمُجِيْبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِيْمُ، الْوَدُوْدُ، الْمَجِيْدُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِيْدُ، الْحَقُّ، الْوَكِيْلُ، الْقَوِيُّ، الْمَتِيْنُ، الْوَلِيُّ، الْحَمِيْدُ، الْمُحْصِيْ، الْمُبْدِيءُ، الْمُعِيْدُ، الْمُحْيِيْ، الْمُمِيْتُ، الْحَيُّ، الْقَيُّوْمُ، الْوَاجِدُ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ، الْاَحَدُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْاَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْوَلِيُّ، الْمُتَعَالِيْ، الْبَرُّ، التَّوَّابُ، الْمُنْتَقِمُ، الْعَفُوُّ، الرَّؤُوْفُ، مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُوْالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، الْمُقْسِطُ، الْجَامِعُ، الْغَنِيُّ، الْمُغْنِيُّ، الْمَانِعُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، النُّوْرُ، الْهَادِيْ، الْبَدِيْعُ، الْبَاقِيْ، الْوَارِثُ، الرَّشِيْدُ، الصَّبُوْرُ .))

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلا شبہ اللہ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ وہ ذات ہے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے، بادشا (عیوب سے) پاک سلامتی والا ہے، امن عطا کرنے والا ہے، حفاظت کرنے والا ہے، غالب ہے، (بندوں کو) مغلوب

1 سنن الترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 3507.

کرنے والا ہے، کبریائی والا ہے، پیدا کرنے والا ہے، (بلانمونہ) پیدا کرنے والا ہے،صورتیں بنانے والا ہے‘ (گناہوں پر) پردہ ڈالنے والا ہے، (تمام مخلوق پر) غالب ہے، بہت انعامات دینے والا ہے، رزق عطا کرنے والا ہے، (اپنے بندوں کے درمیان) فیصلے کرنے والا ہے،علم والا ہے، (رزق میں) تنگی کرنے والا ہے، (رزق میں) فراخی کرنے والا ہے، (سرکشوں کو) نیچا کرنے والا ہے، (اپنے دوستوں کو) اونچا کرنے والا ہے،عزت عطا کرنے والا ہے، ذلت کے ساتھ ہمکنار کرنے والا ہے، سننے والا ہے، دیکھنے والا ہے، فیصلے کرنے والا ہے، عدل کرنے والا ہے، باریک بین ہے، (پوشیدہ چیزوں کی) خبر رکھنے والا ہے، حلم والا ہے،عظمت والا ہے، (گناہوں پر) پردہ ڈالنے والا ہے،قدر دان ہے، اونچی شان والا ہے، بڑی شان والا ہے،حفاظت کرنے والا ہے، روزی رساں ہے، کافی ہے، جلال والا ہے، سخی ہے، نگہبان ہے (اس سے کوئی چیز اوجھل نہیں)، (دعاؤں کو) قبول کرنے والا ہے، فراخی والا ہے، دانائی والا ہے، (اپنے نیک بندوں سے) محبت کرنے والا ہے، شرف والا ہے، (مرنے کے بعد) اٹھانے والا ہے، اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، اس کا وجود حق ہے، کارساز ہے، قوت والا ہے، شدید قوت والا ہے، مدد کرنے والا ہے، حمد وثناء کے لائق ہے، احاطہ کرنے والا ہے، بلانمونہ بنانے والا ہے، لوٹانے والا ہے، زندہ کرنے والا ہے، مارنے والا ہے، زندہ ہے، قائم ہے، غنی ہے، بزرگی والا ہے، ایک ہے، تنہا ہے، بے نیاز ہے، قدرت والا ہے، اقتدار والا ہے، آگے کرنے والا ہے، پیچھے کرنے والا ہے، (ہر چیز سے) پہلے ہے، (اور ہر چیز سے) آخر ہے، (ہر چیز پر) غالب ہے، پوشیدہ ہے، (سب چیزوں کا) مالک ہے، بلند ہے، احسان کرنے والا ہے، توبہ قبول کرنے والا ہے، سزا دینے والا ہے، معاف کرنے والا

ہے، شفقت کرنے والا ہے، شہنشاہ ہے، عظمت والا ہے اور عزت والا ہے، انصاف کرنے والا ہے، تمام مخلوق کو اکٹھا کرنے والا ہے، (ہر چیز سے) بے پرواہ ہے، غنی کرنے والا ہے، (ہلاکت کے) اسباب کو روکنے والا ہے، دشمنوں کے لیے ضرر رساں ہے اور دوستوں کو فائدہ دینے والا ہے، روشنی والا ہے، ہدایات دینے والا ہے، (بغیر نمونے کے) پیدا کرنے والا ہے، باقی رہنے والا ہے، وارث ہے، راہنمائی کرنے والا ہے (نافرمانیوں کو دیکھ کر) صبر کرنے والا ہے۔''

حدیث: 5

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلَيْنِ: يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ، يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہنستا ہے ان دو آدمیوں پر کہ ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے مگر دونوں جنت میں جاتے ہیں، ان میں سے ایک اللہ کی راہ میں قتال کرتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ قاتل کو توبہ نصیب کرتا ہے چنانچہ وہ بھی اللہ کی راہ میں شہید ہو جاتا ہے۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسير، باب الكافر يقتل المسلم ثم يسلم فيسدد بعد ويقتل، رقم: 2826۔ صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب بيان الرجلين يقتل احدهما الآخر يدخلان الجنة، رقم: 4892.

بَابُ الْإِيمَانِ بِالْمَلَائِكَةِ

فرشتوں پر ایمان لانے کا بیان

فصل 1 فرشتوں کے وجود پر ایمان لانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا۝۱۳۶﴾ (النساء: 136)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر اتاری اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے اس نے نازل کیں سب پر ایمان لاؤ، اور جس نے اللہ، اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کیا تو وہ راہ راست سے بہت دور جا پڑا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ۝۹۸﴾ (البقرة: 98)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص دشمن ہوا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل و میکائیل کا تو بے شک اللہ دشمن ہے ایسے کافروں کا۔''

حدیث: 6

((وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَأَلْتُ

عَـائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَـامَ مِـنَ الـلَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ: اَلـلّٰهُـمَّ رَبَّ جَبْـرَائِيـلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، عَـالِـمَ الْـغَيْـبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيـمَـا كَـانُـوا فِيـهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ.)) [1]

''اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں، میں نے اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کس طرح نماز شروع فرماتے تھے جب رات میں کھڑے ہوتے؟ جواباً ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کے وقت نماز کے لیے آپ ﷺ کھڑے ہوتے تو (ان الفاظ سے) اپنی نماز شروع فرماتے۔ اے اللہ! جو جبرئیل، میکائیل، اسرافیل کا رب ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا ہے، جو پوشیدہ اور ظاہر باتوں کو جاننے والا ہے، آپ اپنے بندوں کے درمیان اس چیزوں کا فیصلہ فرما دیں گے جن میں وہ اختلاف کرتے تھے، یا اللہ مجھے اپنی عنایت سے، اختلافی امور میں سے حق کی ہدایت عطا فرما۔ تو جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔''

حدیث 7:

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة النبي ﷺ ودعائه في الليل، رقم: 1811، سنن النسائي، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب بأي شيء يستفتح صلاته بالليل: 1625.

وَصَلَاةِ الْعَصْرِ .)) ❶

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دن اور رات کے فرشتے باری باری تم میں آتے ہیں، اور نماز فجر اور نماز عصر میں دونوں جمع ہو جاتے ہیں۔''

فصل 2 فرشتوں کے ناموں پر ایمان لانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ۝۹۸﴾ (البقرة: 98)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص دشمن ہوا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل و میکائیل کا تو بے شک اللہ دشمن ہے ایسے کافروں کا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ نَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ۝۷۷﴾ (الزخرف: 77)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اہل جہنم پکاریں گے اے مالک تیرا رب کسی طرح ہمارا کام تمام کر دے، مالک جواب میں کہے گا تم کو اسی حال میں رہنا ہے۔''

حدیث: 8

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ۔ أَوْ قَالَ: أَحَدُكُمْ۔ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ ، يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: الْمُنْكَرُ وَلِلْآخَرِ النَّكِيْرُ .)) ❷

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب فضل صلاة العصر، رقم: 555.

❷ سنن الترمذي، كتاب الجنائز، باب ماجاء في عذاب القبر، رقم: 1071، سلسلة الصحيحة، رقم: 1391.

جب میت کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو کالے رنگ، نیلی آنکھوں والے، فرشتے آتے ہیں، ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے۔''

فصل 3 فرشتوں کی صفات پر ایمان لانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝ ﴾ (یوسف: 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس جب ان خواتین نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو حیران ہوگئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کہنے لگیں، حاش للہ! یہ تو انسان نہیں، یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہی ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ هُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۝ ﴾ (حم السجدة: 38)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو فرشتے اللہ کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ وہ تھکتے ہیں، وہ رات دن اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس سے رکتے نہیں۔''

حدیث: 9

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملائکہ نور سے پیدا کیے گئے ہیں، اور جنات آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں سے

[1] صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، رقم: 7495.

اور آدم کی تخلیق کے بارے میں تفصیل تمہارے سامنے بیان کر دی گئی ہے۔"

حدیث: 10

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيلَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.)) [1]

"اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت "ما كذب الفواد ما رأى" کے متعلق منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو رفرف کے جوڑے میں دیکھا کہ انہوں نے آسمان وزمین کی درمیانی جگہ بھر دی تھی۔"

فصل 4 فرشتوں کے اعمال پر ایمان لانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿١٦٤﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿١٦٥﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿١٦٦﴾﴾ (الصافات: 164 تا 166)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور فرشتے کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کا معین مقام ہے، اور ہم تو صف بستہ کھڑے ہونے والے ہیں اور ہم تو پاکی بیان کرنے والے ہیں۔"

حدیث: 11

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا فِي السَّمٰوٰاتِ السَّبْعِ مَوْضِعُ قَدَمٍ وَلَا شِبْرٍ وَلَا كَفٍّ إِلَّا وَفِيْهِ مَلَكٌ قَائِمٌ، أَوْ مَلَكٌ رَاكِعٌ، أَوْ مَلَكٌ سَاجِدٌ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالُوْا جَمِيْعًا: سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ إِلَّا أَنَّا لَمْ نُشْرِكْ

[1] سنن ترمذی، ابواب التفسير، رقم: 3283۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

بِكَ شَيْئًا .)) [1]

''اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ساتوں آسمانوں میں ایک پاؤں یا ایک بالشت بھر یا ایک ہتھیلی کے برابر بھی جگہ نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ قیام، رکوع یا سجدہ کی حالت میں نہ ہو، پس جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ سب کہیں گے۔ اے اللہ! تو پاک ہے، جیسا آپ کی عبادت کا حق تھا، ہم ویسے عبادت نہ کر سکے، البتہ ہم نے آپ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔''

[1] معجم کبیر للطبرانی :184/2۔ محقق نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بَابُ الْإِيْمَانِ بِالْكُتُبِ

اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے کا بیان

فصل 1 اللہ تعالیٰ کی کتابوں کے نزول پر ایمان لانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ﴾ (النساء : 136)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر اتاری اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے اس نے نازل کیں سب پر ایمان لاؤ۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ كَثِيْرًا وَ عُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَ لَاۤ اٰبَآؤُكُمْ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٩١﴾

(الانعام: 91)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جب انہوں نے کہا کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں اتاری۔ آپ پوچھیں کہ وہ کتاب کس نے اتاری جو موسیٰ لائے تھے جو لوگوں کے لیے نور و ہدایت ہے، تم نے اس کو مختلف اوراق میں لکھ رکھا ہے، اس میں سے کچھ ظاہر کرتے ہو اور اکثر تم چھپاتے ہو۔ اور تمہیں سکھایا جو نہ تم جانتے

تھے نہ تمہارے باپ دادا، آپ خود ہی کہہ دیں اللہ (نے ہی نازل کی) پھر انہیں چھوڑ دیں کہ وہ اپنی بیودہ خرافات میں مشغول رہیں۔''

حدیث: 12

((وَعَنْ عَبْدِاللَّهِ بن عمر أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ، فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ، فَعَمِلُوا إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِينَا الْقُرْآنَ فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِينَا قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ: أَيْ رَبَّنَا أَعْطَيْتَ هَؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ.)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، بے شک انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ بے شک دوسری امتوں کی نسبت تمہاری مدت ایسے ہے جیسے عصر سے مغرب تک کا وقت، اہل تورات کو تورات دی گئی انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ جب نصف النہار ہو گیا تو وہ عاجز آ گئے تو انہیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انہوں نے عصر تک

[1] صحيح بخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب من أدرك ركعة من العصر قبل الغروب، رقم: 557.

کام کیا پھر وہ بھی عاجز آ گئے تو انہیں بھی ایک ایک قیراط دے دیا گیا۔ پھر ہمیں قرآن دیا گیا تو ہم نے غروب شمس تک کام کیا تو ہمیں دو دو قیراط دیئے گئے، تو اہل تورات اور اہل انجیل نے عرض کیا: اے ہمارے رب! ان کو دو دو قیراط دیئے اور ہمیں ایک ایک قیراط، حالانکہ ہم نے ان سے زیادہ عمل کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے اجر میں کچھ ظلم کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس یہ تو میرا فضل ہے۔ جس کو میں چاہتا ہوں دیتا ہوں۔''

فصل 2 کتابوں کے ناموں پر ایمان لانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰی نُوْرًا وَّ هُدًی لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ وَ عُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَ لَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾

(الانعام: 91)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ پوچھیں کہ وہ کتاب کس نے اتاری جو موسیٰ لائے تھے جو لوگوں کے لیے نور وہدایت ہے، تم نے اس کو مختلف اوراق میں لکھ رکھا ہے، اس میں سے کچھ ظاہر کرتے ہو اور اکثر تم چھپاتے ہو۔ اور تمہیں سکھایا جو نہ تم جانتے تھے نہ تمہارے باپ دادا، آپ خود ہی کہہ دیں اللہ (نے ہی نازل کی) پھر انہیں چھوڑ دیں کہ وہ اپنی بیودہ خرافات میں مشغول رہیں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ كَمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰی نُوْحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ عِیْسٰی وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَیْمٰنَ ۚ وَ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ ۚ﴾

(النساء: 163)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے

جیسے کہ نوح اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی، اور ہم نے وحی کی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی۔‘‘

حدیث :13

((وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمًا مَجْلُودًا ، فَدَعَاهُمْ فَقَالَ: هٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ! فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَآئِهِمْ ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوسٰى! أَهٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟ قَالَ: لَا ، وَلَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهٰذَا لَمْ أُخْبِرْكَ ، نَجِدُهُ الرَّجْمَ ، وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا ، فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ، وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ...... .)) [1]

’’اور سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے یہودی گزرا کوئلے سے کالا کیا ہوا اور کوڑے سے سزا یافتہ۔ آپ نے یہودیوں کو بلایا۔ اور ارشاد فرمایا: کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی یہی سزا پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں، پھر آپ نے ان کے علماء میں سے ایک شخص کو بلایا، اور فرمایا: میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اللہ کی جس نے اتارا تورات کو موسیٰ علیہ السلام پر کیا تمہاری کتاب میں زنا کی یہی حد ہے؟ وہ بولا نہیں۔ اور اگر آپ مجھ کو یہ قسم نہ دیتے تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ ہماری کتاب میں تو زنا کی حد رجم ہے، لیکن ہم میں عزت دار لوگ بہت زنا کرنے لگے تو جب ہم کسی بڑے آدمی کو زنا میں پکڑتے تو اس کو چھوڑ دیتے، اور جب غریب آدمی کو پکڑتے تو اس پر حد جاری کرتے ......۔‘‘

[1] صحيح بخاری، كتاب الحدود، رقم: 6819، بمعناه.

فصل 3 ان کتابوں کی اخبار کی تصدیق کرنا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ١ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًاؕ۰۰۸۳ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًاۙ۰۰۸۴ فَاَتْبَعَ سَبَبًا۰۰۸۵ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا١ؕ۬ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا۰۰۸۶ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا۰۰۸۷ وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ا۟لْحُسْنٰى١ۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًاؕ۰۰۸۸ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا۰۰۸۹ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًاۙ۰۰۹۰ كَذٰلِكَ١ؕ وَ قَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا۰۰۹۱ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا۰۰۹۲ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا١ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا۰۰۹۳ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ سَدًّا۰۰۹۴ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ رَدْمًاۙ۰۰۹۵ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ١ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا١ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا١ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًاؕ۰۰۹۶ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا۰۰۹۷ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ١ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ١ۚ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّاؕ۰۰۹۸﴾ (الکہف: 83 تا 98)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور آپ سے ذوالقرنین کا واقعہ یہ لوگ دریافت کر رہے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ میں ان کا تھوڑا سا حال تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں۔ ہم نے اسے زمین میں قوت عطا فرمائی تھی اور اسے ہر چیز کے سامان بھی عنایت کر دیئے تھے وہ ایک راہ کے پیچھے لگا۔ یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچ گیا

اور اسے ایک دلدل کے چشمے میں غروب ہوتا ہوا پایا اور اس چشمے کے پاس ایک قوم کو بھی پایا، ہم نے فرمایا کہ اے ذوالقرنین! یا تو تو انہیں تکلیف پہنچائے یا ان کے بارے میں تو کوئی بہترین روش اختیار کرے۔ اس نے کہا کہ جو ظلم کرے گا اسے تو ہم بھی اب سزا دیں گے، پھر وہ اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جائے گا اور وہ اسے سخت تر عذاب دے گا۔ ہاں جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرے اس کے لیے بدلے میں بھلائی ہے اور ہم اسے اپنے کام میں بھی آسانی ہی کا حکم دیں گے۔ پھر وہ اور راہ کے پیچھے لگا۔ یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ تک پہنچا تو اسے ایک ایسی قوم پر نکلتا پایا کہ ان کے لیے ہم نے اس سے اور کوئی اوڑ نہیں بنائی۔ واقعہ ایسا ہی ہے اور ہم نے اس کے پاس کی کل خبروں کا احاطہ کر رکھا ہے۔ وہ پھر ایک سفر کے سامان میں لگا۔ یہاں تک کہ جب وہ دو دیواروں کے درمیان پہنچا ان دونوں کے پرے اس نے ایک ایسی قوم پائی جو بات سمجھنے کے قریب بھی نہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج اس ملک میں (بڑے بھاری) فسادی ہیں، تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ خرچ کا انتظام کر دیں؟ (اس شرط پر کہ) آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔ اس نے جواب دیا کہ میرے اختیار میں میرے پروردگار نے جو دے رکھا ہے وہی بہتر ہے، تم صرف قوت و طاقت سے میری مدد کرو۔ میں تم میں اور ان میں مضبوط حجاب بنا دیتا ہوں مجھے لوہے کی چادریں لا دو یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار برابر کر دی تو حکم دیا کہ آگ تیز جلاؤ تاوقتیکہ لوہے کی ان چادروں کو بالکل آگ کر دیا، تو فرمایا میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ تا کہ اس پر ڈال دوں۔ پس تو ان میں اس دیوار کے اوپر چڑھنے کی طاقت تھی اور نہ اس میں کوئی سوراخ کر سکتے تھے۔ کہا یہ صرف میرے رب کی مہربانی ہے

ہاں جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے زمین بوس کر دے گا، بے شک میرے رب کا وعدہ سچا اور حق ہے۔''

حدیث: 14

((وَعَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ، اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ، وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: ك ف ر)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر پیغمبر نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا ہے۔ خبردار! اس میں کچھ شک نہیں کہ دجال کانا ہے جبکہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے، دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''ک ف ر'' لکھا ہوگا۔''

فصل 4 ان کتابوں کے غیر منسوخہ احکام پر عمل کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا ؕ﴾

(المائدة: 48)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے، اور ان کی محافظ بھی ہے۔ اس لیے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ فیصلہ کیجیے۔ اس حق سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جائیے تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کر دی ہے۔''

---

[1] صحيح البخاری، رقم: 7431، صحيح مسلم، كتاب الفتن، رقم: 7363.

حدیث :15

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيعًا ، فَقَالَ لَهُمْ: مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ؟ قَالُوا: إِنَّ أَحْبَارَنَا أَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةَ ، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: ادْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِالتَّوْرَاةِ ، فَأُتِيَ بِهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ ، فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا . قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ ، فَرَأَيْتُ الْيَهُودِيَّ أَجْنَأَ عَلَيْهَا .))[1]

''اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت لائے گئے جن دونوں نے زنا کیا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا تم اپنی کتاب میں اس کی سزا کیا پاتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارے علماء نے اس کی سزا چہرہ کو سیاہ کرنا اور گدھے پر الٹا سوار کرنا ایجاد کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان سے تورات منگوائیں، جب تورات لائی گئی تو ان میں سے ایک نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر آگے پیچھے سے پڑھنا شروع کر دیا۔ تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ، جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم اس کے نیچے تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان دونوں کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ پس انہیں رجم کر دیا گیا۔ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انہیں بلاط (ایک مقام) میں رجم کیا گیا، میں نے دیکھا کہ ایک یہودی اس عورت پر جھک جھک پڑتا تھا۔''

[1] صحيح بخارى: كتاب الحدود، باب الرجم فى البلاط ، رقم: 6819.

بَابُ الْإِيْمَانِ بِالرُّسُلِ

اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لانے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ ﴾ (الحج: 75)

’’اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اللہ فرشتوں اور انسانوں میں سے پیغمبر منتخب فرماتا ہے۔‘‘

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ اِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝ ﴾ (الانعا : 124)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور جب ان کو کوئی نشانی پہنچتی ہے تو یوں کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک خود ہم کو ویسی چیز نہ دی جائے جیسی اللہ کے رسولوں کو دی جا چکی ہے، اللہ ہی اپنے پیغام بھیجنے کے محل اور موقع کو خوب جانتا ہے۔ عنقریب ان مجرموں کو اللہ کے ہاں ان حیلہ سازیوں کی پاداش میں جن کے یہ مرتکب ہوا کرتے تھے، بڑی ذلت اور سخت عذاب سے ہمکنار ہونا پڑے گا۔‘‘

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ ﴾ (الاسراء: 1)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گیا، جس کے اردگرد کو ہم نے بابرکت بنایا ہے تاکہ ہم اس کو اپنی نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔''

حدیث: 16

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُعْطِيْتُ وَحْيًا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ، وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیغمبروں میں سے ہر پیغمبر کو معجزات میں سے صرف اس قدر حصہ دیا گیا ہے کہ جس پر انسان ایمان لا سکے اور مجھے جو معجزہ عطا کیا گیا ہے وہ وحی (کلام الٰہی) ہے جسے اللہ تعالیٰ نے میری جانب بھیجا ہے پس (اسی کی وجہ سے) میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے ماننے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔''

فصل 1 رسولوں کی رسالت پر ایمان لانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ﴾

(الحج: 75)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں میں سے اپنے رسول منتخب کرتا ہے۔''

---

[1] صحيح البخاری، كتاب فضائل القرآن، رقم: 4891، صحيح مسلم، رقم: 358، مسند احمد: 341/2.

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ كَمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ عِیْسٰى وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَیْمٰنَ ۚ وَ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴾

(النسآء: 163)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کہ نوح اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی، اور ہم نے وحی کی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَ رُسُلَهٗ بِالْغَیْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴾ (الحدید: 25)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''البتہ تحقیق ہم نے اپنے پیغمبروں کو نشانیوں کے ساتھ بھیجا، اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب اور ترازو اتارا تاکہ لوگ انصاف کے ساتھ قائم رہیں، اور ہم نے لوہا اتارا جس میں سخت ہیبت وقوت ہے اور لوگوں کے لیے اور بھی فائدے ہیں اور اس لیے بھی کہ اللہ جان لے کہ اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد بن دیکھے کون کرتا ہے۔ بے شک اللہ قوت والا اور زبردست ہے۔''

حدیث: 17

((وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ،

وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ)) . [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر اس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے (دجال) سے ڈرانے کا فریضہ سرانجام نہ دیا ہو۔ یاد رکھو وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے، اور دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔''

حدیث 18:

((وَعَنْ جَابِرٍ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ : عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ ، فَإِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ ، كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ ، وَرَاَيْتُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ـ عَلَيْهِ السَّلَامُ ـ فَإِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ ، وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ [صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ] فَإِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهُ ، وَرَأَيْتُ جِبْرَئِيْلَ ـ عَلَيْهِ السَّلَامُ ـ فَإِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ .)) [2]

''اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے پیغمبر پیش کیے گئے، تو موسیٰ علیہ السلام درمیانے قد کے آدمی تھے (یعنی نہ بہت موٹے نہ بہت دبلے) جیسے شنوءۃ قبیلے کے لوگ، اور میں نے دیکھا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو، میں سب سے زیادہ ان سے مشابہ عروہ بن مسعود کو پاتا ہوں، میں نے دیکھا ابراہیم علیہ السلام کو، سب سے زیادہ ان کے مشابہ تمہارے صاحب ہیں

---

[1] صحيح البخاری ، كتاب الفتن ، باب ذكر الدجال ، رقم : 7131۔ صحيح مسلم ، كتاب الفتن واشراط الساعة ، باب ذكر الدجال وصفته وما معه ، رقم :7363 .

[2] صحيح مسلم ، كتاب الإيمان ، رقم :423 .

(یعنی آپ ﷺ خود) اور میں نے دیکھا جبرائیل علیہ السلام کو، سب سے زیادہ مشابہ ان کے دحیہ رضی اللہ عنہ ہیں۔''

حدیث:19

((وَعَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ ...... قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَمِ الْأَنْبِیَاءُ؟ قَالَ: مِائَةُ أَلْفٍ وَعِشْرُوْنَ أَلْفًا، قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَمِ الرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ ثَلَاثُمِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ کَانَ أَوَّلَهُمْ؟ قَالَ: آدَمُ، قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَبِیٌّ مُرْسَلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ! خَلَقَهُ اللّٰهُ بِیَدِهِ وَنَفَخَ مِنْ رُوْحِهِ، وَکَلَّمَهُ قَبْلًا، ثُمَّ قَالَ: یَا أَبَا ذَرٍّ! أَرْبَعَةٌ سِرْیَانِیُّوْنَ: آدَمُ وَشِیْثُ وَأَخْنُوْخَ وَهُوَ إِدْرِیْسُ، وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ خَطَّ بِالْقَلَمِ وَنُوْحٌ، وَأَرْبَعَةٌ مِنَ الْعَرَبِ: هُوْدٌ وَشُعَیْبٌ وَصَالِحٌ وَنَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ.)) [1]

''اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا انبیاء کتنے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک لاکھ بیس ہزار، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں سے رسول کتنے ہیں؟ ارشاد فرمایا: تین سو تیرہ، جو ایک بڑی تعداد ہے۔ میں نے پوچھا ان میں سے سب سے پہلے کون ہے؟ ارشاد فرمایا: آدم، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ نبی رسول ہیں؟ فرمایا: ہاں اللہ نے ن کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اپنی روح ان میں پھونکی، سب سے پہلے ان سے کلام کیا۔ پھر فرمایا: اے ابوذر! ان میں چار سریانی تھے، شیث اور اخنوخ، جو ادریس ہیں اور انہوں نے سب سے پہلے قلم سے لکھا اور نوح (علیہم السلام)۔ اور چار پیغمبر عرب ہیں،

[1] صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب ماجاء فی الطاعات وثوابها: 287/1۔
ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ہود، شعیب، صالح اور تمہارے نبی محمد (ﷺ)۔''

فصل 2 رسولوں کے ناموں پر ایمان لانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ﴾ (النسآء: 164)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور رسولوں میں سے کچھ کے بارے میں ہم نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے، اور کچھ رسولوں کا بیان آپ پر نہیں کیا۔ اور اللہ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے (براہ راست) بات کی۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴾

(المومن: 78)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بلاشبہ ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے ہیں جن میں سے کچھ تو وہ ہیں کہ ان کے حالات ہم نے آپ سے بیان کر دیئے ہیں اور کچھ وہ ہیں جن کا بیان ہم نے آپ سے نہیں کیا، اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ خدا کے حکم کے بغیر کوئی معجزہ لے آئے پھر جب اللہ کا حکم آ جائے گا تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس وقت اہل باطل سخت خسارے میں ہوں گے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ تِلْكَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَيْنٰهَاۤ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَ نُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى

وَ اِلۡیَاسَ ؕ کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿ۙ۸۵﴾ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ الۡیَسَعَ وَ یُوۡنُسَ وَ لُوۡطًا ؕ وَ کُلًّا فَضَّلۡنَا عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿ۙ۸۶﴾ ﴾ (الانعام: 83 تا 86)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور یہ ہماری وہ دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلے میں بتائی تھی۔ ہم جس کو چاہتے ہیں اس کا مرتبہ بلند کر دیتے ہیں۔ بے شک آپ کا رب بڑے علم والا ہے اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب عطا کیے اور ان دونوں میں سے ہر ایک کو ہم نے ہدایت دی اور ہم نے ابراہیم سے پہلے نوح کو ہدایت دی اور ہم نے اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان کو اور ایوب اور یوسف کو اور موسیٰ اور ہارون کو بھی ہدایت دی، اور نیک کام کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ اور نیز اس کی اولاد میں سے زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو ہدایت سے نوازا۔ یہ سب نیک لوگوں میں سے تھے اور نیز اسماعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو ہدایت عطاء کی اور ان سب کو ہم نے اپنے اپنے زمانے میں اقوام عالم پر فضیلت دی تھی۔''

حدیث :20

((وَعَنِ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلٰى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلام رَجُلٌ آدَمُ طُوَالٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوئَةَ ، وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبْطَ الرَّأْسِ ، وَأُرِيَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ ﴿فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِهٖ﴾ قَالَ: كَانَ قَتَادَةُ يُفَسِّرُهَا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَدْ لَقِيَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام .)) [1]

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 419.

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے اسرا کروایا گیا میں موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے پاس سے گزرا، وہ شنوءہ قبیلہ کے مردوں کی طرح گندمی رنگ، طویل القامت، گھنگریالے بالوں والے تھے، اور میں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا، ان کا قد درمیانہ، رنگ سرخ وسفید سر کے بال سیدھے تھے اور مالک دوزخ کا داروغہ اور دجال دکھائے گئے، بہت سی نشانیوں میں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے دکھائیں ''تو آپ ان سے ملاقات میں شک نہ کریں۔'' (سورۃ سجدہ آیت ۲۳) راوی نے کہا: قتادہ اس آیت کی تفسیر بتاتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔''

فصل 3 رسولوں کی اخبار کی تصدیق کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾ (البقرة: 38)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہم نے کہا تم سب یہاں سے چلے جاؤ جب کبھی تمہارے پاس میری ہدایت پہنچے اس کی تابعداری کرنے والوں پر کوئی خوف وغم نہیں۔''

حدیث: 21

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَائَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ، كَمَا يَتَرَائَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ، قَالَ: بَلَى! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ

وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ .)) [1]

''اور سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہل جنت اپنے اوپر کے بالا خانے والوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے مغربی یا مشرقی گوشہ کے قریب ایک روشن ستارہ کو دیکھتے ہیں اس فرق کے سبب سے جوان کے درمیان ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ تو انبیاء علیہم السلام کے مقامات ہیں وہاں دوسرا نہیں پہنچ سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی وہ وہاں پہنچ سکتے ہیں۔''

حدیث :22

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا ، فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ -رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ- يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اعْدِلْ ، قَالَ: وَيْلَكَ ، مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ فَقَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ ، قَالَ: لَا ، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ ، يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ ، أَوْ

[1] صحيح البخاري ، كتاب بدء الخلق ، باب ماجاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة ، رقم :3256.

مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ ، فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى ، فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ ﷺ .)) [1]

''اور سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک دن ایسا ہوا آنحضرت ﷺ مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے، اتنے میں ذوالخویصرۃ (جو بنی تمیم قبیلے کا ایک شخص تھا) کہنے لگا: یا رسول اللہ! انصاف کیجیے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھ پر افسوس اگر میں (اللہ کا رسول ہو کر) انصاف نہ کروں تو پھر (دنیا میں) کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (یہ منافق معلوم ہوتا ہے) اجازت دیجیے، اس کی گردن اڑا دیتا ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، اس کے کچھ جوڑ والے (میری امت میں) پیدا ہوں گے (یعنی خارجی مردود) تم ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز کو حقیر جانو گے، اور ان کے روزے کے سامنے اپنے روزے حقیر سمجھو گے (لیکن ان سب باتوں کے باوجود) دین اسلام سے ایسے باہر ہو جائیں گے جیسے وہ تیر جو شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے، اس کی پیکان کو دیکھو تو اس میں کچھ نشان نہیں ملتا (نہ خون نہ گوشت) پھر پٹھے کو دیکھو تو اس میں بھی کچھ نہیں۔ پھر لکڑی کو دیکھو تو اس میں بھی کچھ نہیں پھر قذذ کو دیکھو تو حال یہی۔ وہ تو لید و خون سب کو چھوڑ کر زن سے نکل گیا یہ لوگ اس وقت پیدا ہوں گے جب لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے گی (ایک خلیفہ پر نہ ہوں گے) ان کی نشانی یہ ہے ان میں ایک ایسا آدمی ہوگا جس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھل تھل رہا

[1] صحيح بخاری، كتاب الأدب، رقم: 6163.

ہوگا۔ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں، میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو کر ان لوگوں سے (نہروان میں) لڑا تھا تو لاشوں میں اس شخص کی تلاش کی گئی پھر دیکھا تو اس کا وہی حال تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ (اس کا ایک ہاتھ پستان کی طرح تھا)''

فصل 4 رسولوں میں جو رسول ہماری طرف مبعوث ہوئے ان کی شریعت پر عمل کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۶۵﴾

(النسآء: 65)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے جب تک اپنے باہمی جھگڑوں میں آپ کو منصف نہ بنا لیں پھر اس پر اپنے دلوں میں کوئی حرج بھی محسوس نہ کریں، اور آپ جو فیصلہ کر دیں اسے پوری طرح تسلیم کر لیں۔''

حدیث: 23

((وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ: خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي شَرِيجٍ مِنَ الْحَرَّةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ. فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ، ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ،

وَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ ﷺ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ حِينَ أَحْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ ، وَكَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرٍ لَهُمَا فِيهِ سَعَةٌ ، قَالَ الزُّبَيْرُ: فَمَا أَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَاتِ إِلَّا نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ ﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ﴾ .)) [1]

''اور جناب عروہ نے بیان کیا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا ایک انصاری سے مقام حرہ کے ایک نالے کے بارے میں نزاع ہوگیا، نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: زبیر پہلے تم اپنا باغ سینچ لو پھر اپنے پڑوسی کو پانی دے دینا۔ اس پر انصاری نے کہا اس لیے کہ یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں، یہ سن کر آپ ﷺ کا رنگ بدل گیا، اور ارشادفرمایا، زبیر! اپنے باغ کوسینچو اور پانی اس وقت تک روکے رکھو کہ منڈیر تک بھر جائے، پھر اپنے پڑوسی کے لیے اسے چھوڑ دو۔ اس مرتبہ آپ ﷺ نے بصراحت زبیر کا پورا حق دے دیا کیونکہ انصاری نے ایسی بات کہی تھی کہ غصہ قدرتی تھا، پہلے آپ نے فیصلے میں ان دونوں کی رعایت رکھی تھی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیت اسی واقعہ کے بارے میں نازل ہوئی ''پس تیرے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک ایماندار نہ ہوں گے جب تک اپنے جھگڑوں میں آپ کو حکم (فیصل) نہ بنالیں۔''

حدیث: 24

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما: أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْقُرْآنِ: ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴾ قَالَ: فِي التَّوْرَاةِ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

[1] صحيح البخاری، كتاب التفسير، باب قول الله تعالٰى (فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم...... سورة النساء [65]، رقم: 4585.

وَحِـرْزًا لِلْأُمِّيِّيـنَ ، أَنْتَ عَبْدِى وَرَسُولِى ، سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ ، لَيْـسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِـالسَّيِّئَةِ ، وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْـمِـلَّةَ الْـعَـوْجَـاءَ بِأَنْ يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، فَيَفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا ، وَآذَانًا صُمًّا ، وَقُلُوبًا غُلْفًا .)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت کہ ''اے نبی بے شک ہم نے آپ کو گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے'' جو قرآن میں ہے، تورات میں ارشاد ہے: اے نبی بے شک ہم نے آپ کو گواہ اور خوشخبری دینے والا اور اُمیوں کے لیے بچاؤ کا ذریعہ بنا کر بھیجا ہے، آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں، میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے، نہ تو آپ بدخو ہیں، اور نہ سخت مزاج، اور نہ ہی بازار میں شور مچانے والے، اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں، بلکہ معاف کرتے ہیں، اور درگزر فرماتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ ان کو نہیں اٹھائے گا یہاں تک کہ ان کے ذریعے بگڑی ہوئی ملت کو درست کر لے کہ وہ لوگ کہیں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور وہ اس کلمے کے ذریعے اندھی آنکھوں اور بہرے کانوں اور بند دلوں کو کھول دیں گے۔''

حدیث :25

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِـتٍّ: أُعْـطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَّمَسْجِدًا ، وَّأُرْسِلْتُ

[1] صحيح البخاري، كتاب التفسير، سورة الفتح، باب (انا ارسلنٰك شاهدا ومبشرا ونذيرا)، رقم :4838.

إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً ، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چھ چیزوں کے ساتھ دیگر انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے، مجھے جوامع الکلم دیئے گئے اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی، اور میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا، اور میرے لیے زمین کو پاکی کا ذریعہ اور سجدہ گاہ بنایا گیا اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور مجھ پر سلسلہ انبیاء ختم کر دیا گیا۔''

[1] صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلوٰة، رقم: 1167.

بَابُ الْإِيمَانِ بِالْيَوْمِ الْآخِرِ

قیامت کے دن پر ایمان لانے کا بیان

فصل 1 یوم بعث پر ایمان لانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝﴾ (المومنون: 15-16)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر تم سب اس کے بعد یقیناً مرنے والے ہو، پھر تم بلاشبہ قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (المطففين: 4-6)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں کہ وہ اس دن دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے جو بڑا سخت دن ہے۔ جس دن تمام لوگ رب العالمین کے روبرو کھڑے ہوں گے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝﴾ (الزمر: 68)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو وہ مخلوق جو آسمانوں اور زمین میں ہے، بیہوش ہو جائے گی، مگر جس کو اللہ چاہے، پھر جب صور میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو سب کے سب یکا یک کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔''

حدیث :26

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ﴾ ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، أَلَا إِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي، فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ: يَارَبِّ أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ. فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ﴾ فَيُقَالُ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ تم سب لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں ننگے جسم اور غیر مختون حالت میں اللہ کے ہاں جمع کیے جاؤ گے (جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''جیسے ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا دوبارہ اسی طرح لوٹائیں گے یہ ہمارا وعدہ ہے بے شک ہم یہ کریں گے۔'' پھر سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے، اور کچھ لوگ میری امت کے لائے جائیں گے اور انہیں شمال (جہنم) کی طرف لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہیں، مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کیں تھیں اور اس وقت میں وہی کچھ کہوں گا جو نیک بندے

[1] صحيح البخاري، كتاب التفسير، سورة الانبياء، باب (كما بدأنا اول خلق نعيده وعدا علينا، رقم: 4740.

(عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا: آیت قرآنی: ﴿وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ﴾ مجھے بتایا جائے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد دین سے بالکل پھر گئے تھے۔"

حدیث: 27

((وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ، قَالَ: وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى.)) [1]

"اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح قریب قریب بھیجا گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں انگلیاں (سبابہ اور وسطی) ملا لیں۔"

فصل 2 حساب وجزاء پر ایمان لانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَ يَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ﴾ (النجم: 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اللہ کا ہی ہے تاکہ آخر کار برائی کرنے والوں کو ان کے کیے کا بدلہ اور اچھائی کرنے والوں کو اچھا بدلہ عطا کرے۔"

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۙ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۧ﴾

(الغاشية: 25-26)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "بے شک ہماری طرف ان کا لوٹنا ہے پھر ہمارے ذمہ ان کا حساب لینا ہے۔"

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۭ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۧ﴾

[1] صحيح بخاری، كتاب الفتن وأشراط الساعة، رقم: 7408.

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس دن لوگ مختلف جماعتیں بن کر واپس ہوں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھائے جائیں، تو جس شخص نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی اسے وہاں دیکھ لے گا، اور جس شخص نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی اس کو بھی وہاں دیکھ لے گا۔'' (الزلزال: 6-8)

حدیث: 28

((وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا آخِذٌ بِيَدِهِ، إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّجْوَى؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ، حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ، قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ: ﴿هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ [هود: 18.])) [1]

''اور حضرت صفوان بن محرز مازنی کہتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک مرتبہ ان کا ہاتھ پکڑے جا رہا تھا کہ ایک شخص سامنے سے آیا، اور کہا تم نے سرگوشی کے متعلق نبی کریم ﷺ سے کیا سنا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کسی مومن کو قریب کریں گے اس پر اپنا پردہ ڈالیں گے اور اسے چھپا کر فرمائیں گے کیا تمہیں فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا فلاں گناہ یاد ہے؟

[1] صحيح البخاري، كتاب المظالم والغضب، باب قول الله تعالىٰ (ألا لعنة الله على الظالمين)، رقم: 2441.

وہ عرض کرے گا جی ہاں اے رب! یہاں تک کہ جب اسے اپنے گناہوں کا اندازہ ہو جائے گا اور وہ سمجھنے لگے گا کہ وہ تو ہلاک ہو گیا ہے۔ تو اللہ فرمائیں گے، میں نے دنیا میں تیری ستر پوشی کی تھی اور آج بھی میں تیری بخشش کرتا ہوں۔ پھر اسے حسنات (نیکیوں) کی کتاب دے دی جائے گی۔ رہے کافر اور منافق تو ان کے بارے میں گواہی دینے والے کہیں گے "یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا خبردار ظالموں پر اللہ کی طرف سے لعنت ہے۔"

حدیث :29

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ .)) [1]

"اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی نے دوسرے پر کوئی ظلم، اس کی عزت یا دیگر کسی اور چیز میں کیا ہو تو اسے چاہیے کہ آج ہی اسے حلال کروا لے اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جب نہ کوئی دینار ہوگا نہ درہم، اگر ظالم کے پاس کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم کے بقدر اس سے لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم کے گناہ لے کر اس پر لاد دیئے جائیں گے۔"

---

[1] صحیح البخاری، کتاب المظالم والغضب، باب من کانت له مظلمة عند الرجل فحللها له هل يبين مظلمته، رقم :2449.

فصل 3 جنت اور جہنم پر ایمان لانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۞ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۞ ﴾ (البينة: 7-8)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو یہ لوگ ساری مخلوق سے بہتر ہیں ان کا صلہ رب کے ہاں ایسے دائمی باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، یہ لوگ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہ صلہ اس شخص کے لیے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَ اِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۞ ﴾ (الكهف: 29)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک ہم نے ظالموں کے لیے ایک ایسی آگ تیار کر رکھی ہے کہ اس کی قناتیں ان کافروں کو گھیرے ہوئے ہوں گی اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا جو چہروں کو بھون ڈالے گا، کیا ہی برا پانی ہے اور وہ آگ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔''

حدیث: 30

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ

الـدُّرِّيَّ الْـغَـابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْـنَهُـمْ قَـالُـوا: يَـا رَسُـولَ الـلّٰهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْـرُهُـمْ ، قَـالَ: بَـلَـى ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ .)) [1]

''اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت اپنے اوپر کے بالا خانے والوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے مغربی یا مشرقی گوشہ کے قریب ایک روشن ستارہ کو دیکھتے ہیں اس فرق کے سبب سے جو ان کے درمیان ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ تو انبیاء کے مقامات ہیں، وہاں دوسرا نہیں پہنچ سکتا، آپ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی وہ وہاں پہنچ سکتے ہیں۔''

حدیث: 31

((وَعَـنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَـرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَـعَوَّذَ مِنْهَا ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ، ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ .)) [2]

''اور عدی بن حاتم بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ کا ذکر فرمایا، تو اپنا چہرہ مبارک پھیر لیا اور اس سے پناہ مانگی۔ پھر دوزخ کا ذکر کیا اور چہرہ مبارک پھیر کر پناہ مانگی پھر ارشاد فرمایا: آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو اور اگر وہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کے ذریعے۔''

---

[1] صحيح البخارى ، كتاب بدء الخلق ، باب فى صفة الجنة وأنها مخلوقة ، رقم :3256 .

[2] صحيح البخارى ، كتاب الرقاق ، باب صفة الجنة والنار ، رقم :6563 .

حدیث :32

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا، قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ قَالَ: وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ، فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي، كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهُ مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور دفن کرکے لوگ پیٹھ موڑ کر رخصت ہوتے ہیں، تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ پھر دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس شخص (محمد رسول اللہ ﷺ) کے متعلق تمہارا کیا اعتقاد ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس جواب پر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ دیکھ جہنم کا اپنا ایک ٹھکانا، لیکن اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیرے لیے ایک مکان اس کے بدلے میں بنادیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اس بندہ مؤمن کو جنت اور جہنم دونوں دکھائی جاتی ہیں اور رہا کافر یا منافق تو اس کا جواب یہ ہوتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں، میں نے

[1] صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عذاب القبر، رقم: 1374.

لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تھا وہی میں بھی کہتا رہا۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ نہ تو نے کچھ سمجھا اور نہ (اچھے لوگوں کی) پیروی کی۔ اس کے بعد اسے ایک لوہے کے ہتھوڑے سے بڑے زور سے مارا جاتا ہے، اور وہ اتنے بھیانک طریقہ سے چیختا ہے کہ انسان اور جن کے سوا اردگرد کی تمام مخلوق سنتی ہے۔''

حدیث: 33

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِحَائِطٍ مِنْ حِیطَانِ الْمَدِینَةِ أَوْ مَكَّةَ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِی قُبُورِهِمَا، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِی كَبِیرٍ، ثُمَّ قَالَ: بَلَى، كَانَ أَحَدُهُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الْآخَرُ یَمْشِی بِالنَّمِیمَةِ، ثُمَّ دَعَا بِجَرِیدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَیْنِ، فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً، فَقِیلَ لَهُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ أَنْ یُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَیْبَسَا أَوْ إِلَى أَنْ یَیْبَسَا.)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کی دیواروں میں سے ایک دیوار کے پاس سے گزرے تو آپ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا، پس نبی ﷺ نے فرمایا: ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑی چیز کی بناء پر عذاب نہیں دیا جا رہا، پھر فرمایا، ہاں ان میں سے ایک اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا چغلی کرتا پھرتا تھا، پھر آپ نے ایک تر شاخ منگوائی پھر اس کے دو ٹکڑے کیے، پھر ایک ایک ان میں سے ہر ایک قبر پر رکھ دی۔ تو آپ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! آپ نے یہ کیوں کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے خشک ہونے تک شاید ان سے عذاب کم کر دیا جائے۔''

[1] صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب من الكبائر ان لا یستتر من بوله، رقم: 216.

بَابُ الْإِيْمَانِ بِالْقَدْرِ

تقدیر پر ایمان لانے کا بیان

فصل 1 تمام اشیاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا علم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ۬ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ۠﴾ (الطلاق: 12)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے، اور انہی کی طرح زمین کو بھی، ان سب میں حکم نازل ہوتا رہتا ہے تا کہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے اعتبار سے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝﴾ (الانعام: 59)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں، اللہ کے علاوہ انہیں کوئی نہیں جانتا، اور اللہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے، اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر یہ کہ اللہ اسے جانتا ہے اور اسی طرح نہ کوئی دانہ جو زمین کی تاریکیوں میں ہو اور نہ کوئی تر اور کوئی خشک، مگر یہ کہ وہ لوح محفوظ میں ہے۔''

حدیث: 34

((وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ﴾ .)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غیب کی چابیاں پانچ ہیں، پھر آپ نے قرآنِ مجید کی آیت پڑھی کہ: بے شک اللہ کے پاس قیامت کا علم ہے، اور وہی بارش نازل کرتا ہے......۔''

فصل 2 تمام اشیاء کی کتابت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ ۖ وَعِندَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ ۝﴾ (قٓ: 4)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تحقیق ہم سب جانتے ہیں، جو زمین ان سے کم کرتی ہے اور ہمارے پاس کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ۝﴾ (یٰسٓ: 12)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے ہر چیز کو ایک کھلی کتاب میں محفوظ کر رکھا ہے۔''

حدیث: 35

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ! إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ ، احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ . وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ

[1] صحيح البخاری، كتاب التفسير، رقم: 4778، مسند أحمد: 24/2.

يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ ، وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا، آپ نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں، اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تیری حفاظت کرے گا، تم اس کی حفاظت کرو اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ جب تم سوال کرو، تو اللہ سے کرو اور جب تم مدد مانگو، تو اللہ سے مدد مانگو اور جان لو کہ اگر امت تمہیں کچھ نفع دینے پر متفق ہو جائے تو وہ تمہیں وہی نفع دے سکتی ہے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائے تو وہ صرف وہی نقصان پہنچا سکتی ہے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔''

حدیث :36

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ، قَالَ: وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ .)) [2]

''اور سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

---

[1] سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، رقم: 2516، المشکاة، رقم: 5302۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح مسلم، کتاب القدر، باب حجاج آدم و موسیٰ صلی اللہ علیهما وسلم رقم: 6748.

ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تقدیریں آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی تھیں، فرمایا: اور اس کا عرش پانی پر تھا۔''

فصل 3 اشیاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مشیئت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (التکویر: 28)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس کے لیے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے اور تم بغیر پروردگار عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴾ (الاعراف: 188)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ کہہ دیجیے میں اپنی جان کے لیے نہ کسی نفع کا اختیار رکھتا ہوں نہ ضرر کا مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب دان ہوتا تو بہت سے فائدے اپنے لیے لے لیتا اور مجھے کوئی نقصان نہ پہنچتا، میں تو صرف ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں اس قوم کو جو بات مانتی ہے۔''

حدیث: 37

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ، حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ أَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ.)) [1]

''اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

[1] صحیح مسلم، کتاب القدر، رقم: 6751.

نے ارشاد فرمایا: ہر چیز تقدیر کے ساتھ ہے، یہاں تک کہ عجز اور دانائی بھی۔''

فصل 4 اشیاء کی تخلیق (پیدا کرنا)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ؗ وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ۝ ﴾

(الزمر: 62)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ۝ ﴾ (الانعام: 102)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہی اللہ تمہارا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے لہٰذا تم اسی کی عبادت کرو اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔''

حدیث: 38

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ .)) [1]

''اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطاء نسیان اور ہر اس چیز سے جس پر مجبور کیے گئے ہیں، اٹھا لیے ہیں۔''

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الطلاق، باب طلاق المكره والناسى، رقم: 2045۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فصل 5 قدریہ کی مذمت کا بیان

حدیث:39

((وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ لَهُ: إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ ، فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ ، فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْ فِي أُمَّتِي ـ الشَّكُّ مِنْهُ ـ خَسْفٌ أَوْ مَسْخٌ أَوْ قَذْفٌ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ .)) [1]

''اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا، اور کہا کہ فلاں آپ کو سلام کہہ رہا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اس کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ اس نے دین میں بدعت ایجاد کی ہے، اگر یہ صحیح ہے تو میری طرف سے اسے سلام نہ کہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اس امت میں یا میری امت میں راوی کو شک ہے، زمین میں دھنسنا اور شکلوں کا مسخ ہونا یا پتھروں کا برسنا قدریوں میں ہوگا۔''

فصل 6 تقدیر کی اہمیت کا بیان

حدیث:40

((وَعَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ ، يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ ، وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ ، وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ،

---

[1] سنن الترمذی ، ابواب القدر ، باب 16 ، سنن ابن ماجه ، رقم : 4061۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ .)) [1]

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص تب تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لائے، گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اللہ نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، اور موت پر اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لائے اور تقدیر پر ایمان رکھے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] سنن الترمذی، ابواب القدر، باب ماجاء ان الایمان بالقدر خیره وشره، رقم: 2145 واللفظ له، سنن ابن ماجة، المقدمة، باب فی القدر رقم: 81۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

١ـ قرآن حكيم .
٢ـ الجامع الصحيح المسند ، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى ، ومعه فتح الباری ، المكتبة السلفية ، دارالفكر ، بيروت .
٣ـ الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى ، تحقيق : الشيخ أحمد شاكر ، مطبعة مصطفى البابى الجلبى ، القاهرة ، ١٣٩٨هـ .
٤ـ السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت ٢٧٥هـ) ، دار إحياء السنة النبوية ، القاهرة .
٥ـ السنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى ، ابن ماجه (ت ٢٧٣هـ) ، تحقيق : محمد فؤاد عبد الباقى ، مطبعة الحلبى ، القاهرة .
٦ـ المسند للإمام أحمد بن حنبل ، المكتب الإسلامى ، بيروت ، ١٣٩٨هـ .
٧ـ السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت ٣٠٣هـ) ، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع ، الرياض .
٨ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى ، طبعة مكتبة المعارف ، الرياض .
٩ـ صحيح الجامع الصغير للألبانى ، طبعة المكتب الإسلامى .
١٠ـ صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج ، تحقيق : محمد فؤاد عبدالباقى ، دار إحياء التراث ، بيروت .
١١ـ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ، للحافظ نور الدين الهيثمى ، منشورات دار الكتاب العربى ، بيروت ، ١٤٠٢هـ .
١١ـ مشكوٰة المصابيح للتبريزى ، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم ، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم ، بيروت .